

پانیوم - عدد انیس

عظما: انطيوخس، قسطنطین، اور آخری صدر

Jeff Pippenger

2026-03-01

ی دای ن ب ن ا ی جن ک ی ک می س ق ت ح ی ح ص ی ک ہ ل و س ا ت س د ت ا ی آ ی ک ہ ر ا ی گ ب ا ب ل ا ی ن ا د سا، 1996، ل ب ق د ئ ا ز ے س س ر ب س ی ت و ج ے ہ ی ت ل م ی م ت ا ق ی ب ط ت ی ت و ب ن س ر ب س ی ت . ا ہ ت ا و ہ ع ئ ا ش The Time of the End ہ ل ا س ر ب ج ی ہ ت ی ئ گ ی ت ر ب ت ق و ا ی ک ہ ط ب ا ض ا ب و ک م ا غ ی پ ی ت و ب ن ر و ا ک ی ا ہ ک ے ہ ا ی ک ف ش ک ن م ہ ی ے ن د ن و ا د خ ، د ع ب س ی ت ن ا . ا ہ ت ا ی گ ا ی ک ہ ط ب ا ض ا ب ی م 1831 م ا غ ی پ ٹ ی ئ ا ر ل م ے س ی ج ، ے ہ ا ن ا ج ک ی ا ے ک م ا ل س ا ہ و ے ہ ا ن ا ج ا ی ک ہ ط ب ا ض ا ب م ا غ ی پ و ج ، ی م خ ی ر ا ت ا گ ی م و ا ی ک و س ر ب چ ل ا ی س و ج ہ ک ا س ی ج ، ے ہ ا ی گ ا ی ک ا ی م ن ر پ ر و ط ے ک ح ی ح ص ت ی ک م ا غ ی پ ہ ق ب ا س م ا غ ی پ ح ح ص م ک ی ا ے ک ے ز ا و ر د ن ب ح ر ط ی س ا ر و ا ، ی ہ ت ی ک ی گ د ن ئ ا م ن ی ک س ا ے ن س د و ج ، ی ہ ت ی ک ی گ د ن ئ ا م ن ے ن و ن س ل ئ و م ی س ہ ک ا س ی ج ، ی ہ ب ر پ ر و ط ے ک ے ئ ا ج ی ک ی د ا ن م ی ک م ا غ ی پ ک ی ا ے ک م ا ل س ا . ے ہ ت م ا ل ع ی ک ل ی ث م ت ی ک و ی ر ا و ن ک ل م ک م و ک م ا ک ے ک ت ل ا د ع ے ن پ ا ح ی س م ے س ی ج ے س ی ج ہ ک ہ ا ر م ہ ے ک ہ ی ب ن ت س ا ، ی گ و د م ا غ ی پ ہ ی . ے ہ ت ا ج ے ت و ہ د ن ب ج ی ر د ت ب ے ز ا و ر د ے ک ش ئ ا م ز آ ت ل ہ م ، ے ہ ا ت ر ک و ن و د ہ ی ر و ا ، ے ہ ل م ت ش م ر پ ط خ ی ج ر ا خ ر و ا ی ل خ ا د ی ن ع ی ، ے ہ ا ت ہ ک ر و ل ہ پ ی گ د ن ئ ا م ن ی ک ل ح ا ر م و د ے ل ہ پ ے ک ل م ع ی ن ا ح ت م ا ہ ل ح ر م ہ س س ا ب ی ت ر ت ل ا ب ک ر تے ہ ی ہ 2023 ر ب م س د 31 ہ ک ا س ی ج ، ے ہ ا ت و ہ ع ق ا و ر پ ے ن ل ہ ک ر ہ م ی ک ت و ب ن ی س ک ہ ش ی م ہ و ج . ا ہ ت ا و ہ ف ش ا ک م ا ک ح ی س م ع و س ی و ک

’ٹائم آف دی اینڈ‘ مجلہ امریکہ کے مستقبل کا بنیادی خاکہ پیش کرتا ہے، جیسا کہ دانیال کے باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں بیان کیا گیا ہے، جن کی مہر وقت اختتام میں، سن 1989 میں، کھولی گئی تھی۔ یہ مجلہ تیس برس سے عوامی ریکارڈ میں موجود ہے، اور کسی نے یہ ادراک نہ کیا کہ اس کا ایک کلیدی موضوع کیتھولکیت کے زیر اثر کلیساؤں اور کمیونزم کے مابین مذہبی کشمکش تھا، بالخصوص یوکرین میں۔ 1989 کے دور کی وہ مذہبی کشمکش پوتن کے مذہبی زوال کے اس سیاق کی توضیح کرتی ہے جس کی نمائندگی بطلیموس اور عزیاء نے یروشلم کے ہیکل میں اپنی بغاوت کے ذریعے کی تھی۔ یروشلم کا ہیکل عزیاء کا ہیکل تھا، بطلیموس کا نہیں۔ پوتن اور زیلنسکی دونوں ایک ہی ہیکل کی بے حرمتی کرتے ہیں، مگر دو مختلف طریقوں سے: ایک مصری کی حیثیت سے اور دوسرا یہودی کی حیثیت سے۔

جو کلیسیا 1989 میں جنوب کے بادشاہ کے خلاف جدوجہد کر رہی تھی وہ کیتھولک کلیسیا تھی۔ اور کیوں نہ ہو؟ فرانس کے الحاد نے 1798 میں شمال کے بادشاہ کو مہلک زخم لگایا تھا، تو پاپائیت الحاد کی جانب سے کیتھولک کلیسیا پر طویل عرصہ تک جاری رہنے والے ظلم و ستم، خصوصاً یوکرین میں، کے خلاف جوابی اقدام کیوں نہ کرتی؟ اس سے بھی زیادہ اہم یہ ہے کہ یوکرین کے بارے میں یہ واضح گواہی 1996 کی ایک اشاعت سے آئی تھی، جو 1989 کی تاریخ کے بارے میں سیکولر مؤرخین کے اقتباسات پیش کر رہی تھی۔ اب جبکہ خداوند آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کی مہر کھول رہا ہے، اُس نے رافیا کی جنگ اور اس کے عواقب کے نبوی اور تاریخی سیاق و سباق کی فراہمی کے لیے دو آرتھوڈوکس کلیسیاؤں کے مابین کشمکش کی طرف اشارہ کیا ہے، اور ضروری بصیرتیں وہ پہلے ہی تیس برس قبل شائع ہونے والے The Time of the End مجلہ میں شامل کر چکا تھا۔

نیپولین کا زوال، لینن، اسٹالن اور نظام سوویت یونین کے تدریجی زوال کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ جب نبوی جنوبی سلطنت نے اپنا پایہ تخت روس منتقل کیا تو 1917 میں دو بڑے انقلابات رونما ہوئے۔ پہلا وہ ہے جسے روسی انقلاب کہا جاتا ہے، جب زار کو معزول کیا گیا؛ اور پھر اسی سال بولشویک انقلاب وقوع پذیر ہوا، جس نے 1917 تا 1922 جاری رہنے والی خانہ جنگی کو جنم دیا۔ 1922 میں سوویت یونین تشکیل پایا۔

روحانی بادشاہ جنوب کے طور پر روس کی ابتدا ایک دو مرحلہ انقلاب کی نمائندگی کرتی تھی، جس کا نتیجہ پہلے خانہ جنگی اور پھر ممالک کی ایک کنفیڈریشن کی تشکیل کی صورت میں نکلا۔ سوویت یونین کا انہدام بھی دو مراحل پر مشتمل تھا: اس کا آغاز 9 نومبر 1989 کو برلن کی دیوار کے گرائے جانے سے ہوا، جس نے پھر 31 دسمبر 1991 کو سوویت یونین کے انحلال تک پہنچایا۔ روس کے آخری حکمران، یعنی بادشاہ جنوب، کی حیثیت سے ولادیمیر پوتن کی تمثیلی نظیر اولین روسی حکمران—ولادیمیر لینن—تھا۔

ولادیمیر کا مفہوم "ایک عظیم رہنما" ہے اور پوٹن کا مفہوم "راہ" ہے۔ لینن کا مفہوم "ایک عظیم دریا" ہے، لیکن ولادیمیر لینن نے اپنے اصل نام (جو ولادیمیر ایلیچ اولیانوف تھا) کو چھپانے کے لیے "لینن" کا نام اختیار کیا۔ ایلیچ کا مفہوم "ایلیاہ کا فرزند" ہے، اور اولیانوف کا مفہوم "ایلیاہ کا نوجوان فرزند" ہے۔

217 قبل مسیح کی جنگِ رافیہ سے ممتل تاریخ میں، راہ پر عظیم روسی قائد کی تمثیل روس کے اولین قائد سے ہوتی ہے، جو ولادیمیر لینن کے طور پر طاقتور دریا کا عظیم رہنما تھا، مگر جس نے اپنا نام چھپا لیا۔ نام کردار کی علامت ہوتا ہے، اور ولادیمیر کا اپنے دو نام چھپا لینا ایسے کردار کی نمائندگی کرتا ہے جس نے سیاسی فکر کے ایک عظیم دریا کو اُس کردار پر ترجیح دی جو ایلیاہ سے ممتل ہے، جس کے معنی ہیں: "خدا یہ وہ ہے۔" الحاد کی جڑ خدا کا انکار ہے، اور الحاد بادشاہ جنوب کی ایک نمایاں صفت ہے۔ لینن کے رکھے گئے دوسرے اور تیسرے نام ایلیاہ اور اُس کے بیٹے کو نمایاں کرتے ہیں، اور روس کا خاتمہ بطور بادشاہ جنوب بطلمیوس چہارم سے ممتل ہے، جو جنگِ رافیہ میں فاتح تھا؛ لیکن جب 200 قبل مسیح میں انطیوخس جنگِ پانیوم میں واپس آیا تو بطلمیوس کا پانچ برس کا بیٹا حکومت کر رہا تھا۔ لینن کے دو اصلی نام ایلیاہ اور اُس کے بیٹے کی شناخت کراتے ہیں، اور بطلمیوس اور اُس کے بیٹے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ ایلیاہ اور اُس کے بچوں کے لیے پیغامِ اخیرِ ایام میں، "خداوند کے بڑے اور بیتناک دن" سے عین پہلے وقوع پذیر ہوتا ہے؛ اور یہی وہ مرحلہ ہے جہاں جنگِ رافیہ اور پانیوم بھی واقع ہوتی ہیں۔

دیکھو، خداوند کے اُس عظیم اور بیت ناک دن کے آنے سے پیشتر میں تمہارے پاس ایلیاہ نبی کو بھیجوں گا؛ اور وہ باپوں کے دل اولاد کی طرف، اور اولاد کے دل ان کے باپوں کی طرف پھیر دے گا، ایسا نہ ہو کہ میں اؤں اور زمین کو لعنت سے ماروں۔ ملاکی 4:5، 6۔

عزیاہ اور بطلمیوس کی گواہیاں دانی ایل باب گیارہ کی آیت گیارہ میں باہم مطابقت رکھتی ہیں، اور اپنی بغاوت اور جذام کے بعد عزیاہ مزید گیارہ برس زندہ رہا؛ جبکہ بطلمیوس نے کل سترہ برس حکومت کی، جو اتنی ہی مدت ہے جتنی آیت گیارہ اور آیت پندرہ کی لڑائیوں کے درمیان پائی جاتی ہے۔ ۲۵۰ برس کی وہ پیشین گوئی جو ۴۵۷ قبل مسیح میں شروع ہوئی، ۲۰۷ قبل مسیح میں، ان دونوں لڑائیوں کے بیچ، اپنے اختتام کو پہنچی؛ رافیہ کے دس برس بعد اور پانیوم سے سات برس پہلے۔ بطلمیوس چہارم کی حکومت ۲۲۱ قبل مسیح میں شروع ہوئی، اور اس نے ۲۰۴ قبل مسیح میں وفات پائی؛ لہذا بطلمیوس کے سترہ برس وہی سترہ برس نہیں ہیں جو رافیہ سے پانیوم تک ہیں۔ اور نہ ہی وہ وہی سترہ برس ہیں جو اس ۲۵۰ برس کی پیشین گوئی کے اختتام سے مراد لیے جاتے ہیں جو ۶۴ میں نیرو کے دور سے شروع ہو کر ۳۱۳ میں ختم ہوتی ہے۔ ۳۱۳ سے ۳۲۱ میں پہلے اتوار کے قانون تک اٹھ برس بنتے ہیں، اور نو برس بعد، ۳۳۰ میں، قسطنطین نے بادشاہت کو مشرق و مغرب میں تقسیم کر دیا۔

قریب ترین مستقبل میں پوتن اور روس یوکرین کو شکست دیں گے، اور بطلمیوس اور عزیہ کے نقش قدم اس تاریخ میں دہرائے جانے لگیں گے جس کی نمائندگی آیت بارہ کرتی ہے۔ کتاب مقدس کے دو گواہ پوتن کے لیے حتمی بحران کو کلیسیا و ریاست کے بحران میں قرار دیتے ہیں۔ ان کی بغاوت یروشلم کے پیکل میں آشکار ہوئی، یوں یہ عزیہ کے پیکل اور مذہب کو نبوی حوالہ کا نقطہ مرجع ٹھہراتا ہے۔

زیلینسکی، جس کے معنی 'سبز' ہیں، یورپی یونین اور اقوام متحدہ کی عالمیت پسند افسر شاہی کی کٹھ پتلی ہے، جس کے عالمیت پسند ایجنڈے کی موزوں ترجمانی 'مادر ارض' کی پرستش کرنے والی سبز سیاسی تحریک کرتی ہے۔ یہ امر بجائے کہ زیلینسکی ایک اداکار تھا، کیونکہ وہ واضح طور پر دوسری طاقتوں کا بالواسطہ نمائندہ ہے، اور اس کے نام کے 'سبز' ہونے کے معنی اُس سیاسی فلسفے کی نشان دہی کرتے ہیں جو تاریخ انسانی کی شطرنج کی بساط پر اس کی چالوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ زیلینسکی کے لیے شہ مات قریب الوقوع ہے۔

اس آخری تاریخ میں عزیہ اور بطلمیوس کی بغاوت از سر نو پیش کی جائے گی، لیکن بطلمیوس (پیوٹن) جنگ پانیوم سے چار برس پہلے وفات پا چکا تھا، اور جنوب کے بادشاہ کے آخری حکمران کی نمائندگی ایک پانچ برس کا بچہ کرتا ہے جسے بدعنوان اور نااہل نائبین سلطنت کے ایک سلسلے کے ذریعے سنبھالا جا رہا ہے۔

بطلمیوس پنجم جب 204 قبل مسیح میں تخت نشین ہوا تو اس کی عمر محض تقریباً پانچ تا چھ برس تھی (اپنے والد کی پراسرار موت کے بعد)، اور اس کے عہد حکومت میں بطلمیوسی سلطنت نااہل یا فاسد نیابتوں کے ایک سلسلے کے باعث مفلوج رہی۔ ابتدائی نیابت 204 تا 202 قبل مسیح تک رہی، جب بطلمیوس چہارم کی موت کو پوشیدہ رکھا گیا اور اس کی والدہ آرسینوی سوم کو قتل کر دیا گیا۔ دربار کے منظور نظر سوسیویوس—جو بطلمیوس چہارم کے عہد میں مدتِ دراز تک وزیر رہا تھا—اور اگاتھوکلس—جو بطلمیوس چہارم کی محبوبہ اگاتھوکلیا کا بھائی تھا—نے خود کو نواب السلطنت قرار دیا۔ انہوں نے ایک وصیت گھڑی یا پیش کی جس میں انہیں سرپرست قرار دیا گیا تھا، کم سن بادشاہ کو اگاتھوکلیا اور اس کے خاندان کی نگرانی میں دے دیا، اور ممکنہ حریفوں کا صفایا کیا۔ ابتدائی انتظام سلطنت کا بڑا حصہ سوسیویوس نے سنبھالا۔

تقریباً 202 قبل مسیح میں ایک تبدیلی رونما ہوئی، جب اگاتھوکلیس غالب نائب سلطنت بن گیا، مگر عیاشی اور بدانتظامی کے باعث عام طور پر مبعوض تھا۔ اسکندریہ میں ایک عوامی بغاوت اٹھی جس کے نتیجے میں اُسے ہجوم کے ہاتھوں سفاکانہ طور پر قتل کر دیا گیا، اور کم سن بادشاہ نے اس کی محض اسمی منظوری دی۔ اس کے بعد کے نائبان سلطنت تلیپولیمس، جو پیلوسیوم کا حاکم تھا، اور پھر اریستومینیس تھے۔ 200 قبل مسیح میں پانیوم کی جنگ تک پہنچتے پہنچتے مملکت باری باری آنے والے انہی نائبین سلطنت اور مشیران دربار کے زیر اثر تھی۔

جنگِ پنیئم میں بطلمیوسی افواج کی میدانی قیادت ایٹولہ کے سپہ سالار اسکوپاس کے ہاتھ میں تھی، جو ایک اجرتی سپہ سالار تھے اور جن کی تقرری نیابتِ سلطنت کے تحت ہوئی تھی، نہ کہ خود بطلمیوس پنجم کی جانب سے۔ نو عمر بادشاہ کے پاس حقیقی اختیار نہ تھا—فیصلہ سازی، عسکری حکمتِ عملی، اور سلطنت کی ہمہ گیر کمزوری—یہ سب وصیوں کی بے عملی و تعطل، داخلی بغاوتوں (جیسے مقامی مصریوں کی سرکشیاں)، اور درباری دسیسہ کاری سے پیدا ہوتے تھے۔ اسی عدم استحکام نے انٹیوخس سوم کبیر کو پنیئم میں اسکوپاس کو فیصلہ کن طور پر شکست دینے کا موقع دیا، اور اس نے کویل-سوریہ (Coele-Syria) کو، بشمول یہودیہ، بطلمیوسی اختیار سے مستقل طور پر چھین کر اپنے زیر نگیں کر لیا۔

مؤرخین اس امکان پر بحث کرتے ہیں کہ بطلمیوس چہارم کی موت زہر دیے جانے سے ہوئی تھی، اور یہی امر ولادیمیر لینن، جوزف اسٹالن، نیز ملکہ جنوب کلیوپیٹرا سے متعلق تاریخی قیاس آرائی کا

بھی حصہ ہے۔ یوکرین کی جنگ میں پوتن فتح یاب ہوتا ہے، لیکن پھر اس کا زوال اس خواہش سے شروع ہوتا ہے کہ وہ اس حاکمانہ تعلق کو نافذ کرے جو ماضی میں سوویت یونین کا یوکرینی کلیسیا کے ساتھ تھا؛ 1989 میں اس کا خاتمہ شمال کے بادشاہ کی جنوب کے بادشاہ پر فتح کی علامت تھا۔

یوکرین مشرقی سلاوی آرتھوڈوکسی کا گہوارہ ہے۔ ولادیمیر کبیر کا پیتسمہ 988ء میں کییف میں ہوا۔ بعد ازاں، سقوط قسطنطنیہ کے بعد، ماسکو نے "تیسرا روم" ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو تمام روسی اراضی کا جائز وارث اور روحانی سرپرست قرار دیا، یوکرین کو اپنی "قانونیاتی قلمرو" کے طور پر شامل کرتے ہوئے۔

بطریقیت ماسکو نے ہمیشہ یوکرین کو روس سے روحانی طور پر لاینفک سمجھا ہے، اور اسی تصور کے تحت اس کا شعار "ایک قوم، ایک ایمان" رہا ہے، جو وہی فقرہ ہے جسے خود پوتن نے بارہا استعمال کیا ہے۔ یوکرین، خصوصاً 2014/2022 کے بعد سے، ماسکو کی سرپرستی کو حقیقی روحانی مادريت کے بجائے نوآبادیاتی اور امپریائی تسلط کے طور پر بڑھتی ہوئی حد تک دیکھتا ہے۔ فروری 2026 تک دو باہم رقیب آرتھوڈوکس کلیسیائی ڈھانچے موجود ہیں۔ ان میں سے ایک کلیسیا آرتھوڈوکس یوکرین ہے، جو 2019 سے قسطنطنیہ کے بطریق عالمگیر، بارتھولومیو، سے خود مختار ہے۔ کییف میں کلیسیا آرتھوڈوکس یوکرین کو حقیقی قومی کلیسیا سمجھا جاتا ہے۔

قاری خبردار ہے: یوکرین کی آرتھوڈوکس کلیسیا، یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا سے ایک مختلف کلیسیا ہے۔ یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا کا تعلق روس کی آرتھوڈوکس کلیسیا سے ہے، اور اسی سبب زیلینسکی اس پر حملے کر رہا ہے۔ ویٹیکن ان حملوں کی مخالفت کرتا ہے جو زیلینسکی کی جانب سے پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں، لیکن پوتن کی، آیت بارہ میں مذکور، بغاوت اس کی رافیا میں فتح کے بعد آتی ہے، اور وہ ابھی مستقبل میں واقع ہونا باقی ہے۔

یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا تاریخی طور پر ماسکو کے ادارے سے وابستہ رہی تھی۔ 2022 کے حملے کے بعد، یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا نے مئی 2022 میں مکمل خودمختاری کا اعلان کیا، لیکن یوکرینی ریاستی تحقیقات (DESS) نے بارہا یہ استدلال پیش کیا ہے کہ وہ بدستور کلیسائی قانون کے مطابق اور قانوناً ماسکو سے وابستہ ہے۔ یوکرین نے اگست 2024 میں ایک قانون منظور کیا (جس پر زیلینسکی نے دستخط کیے) جس کے تحت روسی آرتھوڈوکس کلیسیا ("جارج ریاست") سے وابستہ کسی بھی مذہبی ادارے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے روابط مکمل طور پر منقطع کرے، وگرنہ اس کی کییف میٹروپولیا کو عدالتی حکم کے تحت منحل کر دیا جائے گا۔ اواخر 2025 اور اوائل 2026 تک، چھاپے جاری ہیں، پیرشوں کی یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا کی جانب منتقلیاں (2022 سے 1,300 سے زیادہ)، عدالتی مقدمات، اور اقوام متحدہ کے ماہرین کی جانب سے یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا کے بارے میں مذہبی آزادی سے متعلق خدشات پر انتباہات موجود ہیں۔

ویٹیکن نے یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا کے کسی بھی جبری انحلال کی علانیہ مخالفت کی ہے۔ روس اور پوتن اسے کینونی آرتھوڈوکسی کے صریح اضطہاد سے تعبیر کرتے ہیں اور کسی بھی امن مذاکرات میں "روسی آرتھوڈوکس کلیسیاؤں" کے تحفظ کو ایک صریح مطالبہ قرار دیا ہے۔ روسی پروپیگنڈا مسلسل یوکرینی آرتھوڈوکس کلیسیا کو اور اس پر یوکرینی ریاست کے حملوں کو "نازیت" کے ساتھ مربوط کرتا ہے اور انہیں اپنے "ڈی نازیفیکیشن" کے جواز کا حصہ قرار دیتا ہے۔

پوتن بے باکانہ طور پر "بیکل میں داخل" ہوگا اور یوکرینی آرتھوڈوکسی پر کامل روحانی حاکمیت کا دعویٰ کرتے ہوئے، پورے یوکرینی کلیسیائی ڈھانچے کو ازسر نو ماسکو کے ماتحت لانے کی سعی کرے گا، اور اپنے آپ کو روسی آرتھوڈوکس دنیا کا برحق روحانی سربراہ تسلیم کرانے کا مطالبہ کرے گا۔

یہ بعینہ اس کے مماثل ہے کہ بطلیموس قدس الاقداس میں داخل ہوتا ہے، جبکہ عزیاء وہ زیلینسکی ہے جو بخور جلانے کا خواہاں ہے۔ بطلیموس کی بغاوت قدس الاقداس میں تھی اور عزیاء کی بغاوت قدس میں۔ ایک جنوبی بادشاہ، 'بارڈر لائن' کی فتح کی سرشاری میں، نازیت کی پراکسی طاقت کا خاتمہ کر کے، پھر اُس مقام پر دست درازی کرتا ہے جو صرف مذہبی قلمرو سے مخصوص ہے۔ تب ایک ناگہانی، تدبیر الہی کے تحت، فروتنی آئے گی، اور پوتن منظر سے اوجھل ہو جائے گا (جیسے بطلیموس چہارم 204 قبل مسیح میں فوت ہوا)۔ 'کمزور جانشینوں کے دور' کے اقتدار کے خلاء کے بعد، شمالی بادشاہ زیادہ قوت کے ساتھ لوٹے گا اور آیت 15 میں جدید جنگِ پانیوم میں غلبہ پائے گا۔

سترہ

سترہ برس کی مدت تاریخ میں تین مرتبہ وقوع پذیر ہوتی ہے، جہاں رافیا اور پانیوم کی جنگیں سطر بہ سطر باہم مندمج ہو جاتی ہیں۔ فرمانِ میلان سے شروع ہونے والے وہ سترہ برس، جب سلطنت کے مشرقی اور مغربی تخت ازدواج کے ذریعے باہم یکجا کیے گئے، سال 330ء تک محیط ہیں جب سلطنت تقسیم ہوئی اور طلاق واقع ہوئی۔ ابتدا اور انتہا کے یہ سترہ برس دو دیگر متعلقہ نبوتی ادوار کے راہنما نشانات ہیں۔ سال 64ء میں نیرو سے آغاز ہونے والا ایک جفا و ایذا کا دور نشان زد کیا جاتا ہے جو قسطنطین اعظم کی تاریخ میں ختم ہوا۔ نیرو کے جبر و ایذا کے دور سے قسطنطین کی نمائندگی کردہ سمجھوتے کی طرف انتقال، کلیسیاے سمرنہ سے کلیسیاے پرگمن کی طرف انتقال کی نشاندہی کرتا ہے۔ 313ء اور فرمانِ میلان کلیسیاے سمرنہ کے خاتمے کی نشاندہی کرتے ہیں، اور سترہ برس کی مدت کا اختتام سال 330ء ہے، جو دانیال 11:24 کی تین سو ساٹھ سالہ نبوت کی تکمیل تھی۔

وہ امن کے ساتھ صوبے کے سب سے خوشحال مقامات میں بھی داخل ہوگا، اور وہ وہ کچھ کرے گا جو نہ اس کے باپوں نے کیا اور نہ اس کے باپ دادا نے؛ وہ ان کے درمیان غنیمت، لوٹ اور دولت بانٹ دے گا۔ ہاں، وہ کچھ عرصے تک مضبوط قلعوں کے خلاف اپنی تدبیروں کا منصوبہ بھی باندھے گا۔
دانی ایل ۱۱:۲۴

313ء اور فرمانِ میلان سے شروع ہونے والے سترہ برس ایک پیشگوئی کی تکمیل سے شروع ہوتے ہیں اور دوسری پیشگوئی کی تکمیل پر ختم ہوتے ہیں۔ ابتدا کو نشان زد کرنے والی پہلی نبوی تکمیل کلیسیاے سمیرنہ سے کلیسیاے پرگامس کی طرف انتقال کی نشاندہی کرتی ہے، اور ان سترہ برسوں کے اختتام کو نشان زد کرنے والی پیشگوئی روم کی مشرقی اور مغربی روم میں تقسیم کی تعیین کرتی ہے۔ یہ سترہ برس کسی مخصوص سترہ سالہ فرمان سے نہیں بلکہ نبوی تاریخ سے متعین ہوتے ہیں۔ دوسری کلیسیا کی تیسری کلیسیا سے تقسیم کا الفا، 360 برس کی زمانی پیشگوئی کی تکمیل پر سلطنت کی مشرق و مغرب میں تقسیم کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔ وہ دونوں پیشگوئیاں سترہ برس کی ایک مدت قائم کرتی ہیں، اور اگر سترہ ایک معتبر نبوی علامت ہے تو انہیں دو یا تین گواہوں کی شہادت کی بنا پر ایک جائز نبوی مدت کے طور پر ثابت کیا جانا لازم ہے۔

وہ گواہاں ایک اور ڈھائی سو سالہ دور میں موجود ہیں جو 457 قبل مسیح سے شروع ہوا۔ اسی تاریخ کو دانی ایل 8:14 کی 2,300 سالہ نبوت کا آغاز ہوا۔ 457 قبل مسیح ایک نبوتی نقطہ آغاز اور ایک مستند نبوتی سنگِ میل ہے۔ اس تاریخ سے ڈھائی سو برس آگے بڑھنے سے 207 قبل مسیح آتا ہے، جو جنگِ رافیا اور جنگِ پانیوم کے درمیان کا تاریخی عرصہ ہے۔ جنگِ رافیا اور جنگِ پانیوم کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ دونوں میں انطیوخس اعظم شریک تھا۔ 217 قبل مسیح کی جنگِ رافیا سے 200 قبل مسیح کی جنگِ پانیوم تک سترہ برس ہیں۔ 2,300 سالہ نبوت ابتدا میں تبدیلی تدبیر کی نشاندہی کرتی ہے، جب تیسرے فرمان نے یہوداہ کی قومی خودمختاری بحال کی؛ اور پھر اختتام پر بھی تبدیلی تدبیر واقع ہوئی جب مسیح مقدس سے قدس الاقداس میں منتقل ہوئے۔ 207 قبل مسیح یہودیہ پر مصری اقتدار کے تدبیری عہد سے ارضِ جلال پر حکومت کے سلوقی تدبیری عہد کی طرف

تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ارض جلال پر سلوقی تسلط کے اس تدبیری عہد نے 167 قبل مسیح میں مگابیوں کی بغاوت کو جنم دیا۔

نیرو کا ڈھائی سو سالہ دور قسطنطین اعظم کی تاریخ پر اختتام پذیر ہوتا ہے، اور دو جنگوں کے درمیان مکمل ہونے والی ڈھائی سو سالہ مدت انطیوخس اعظم کی تاریخ ہے۔ جنگِ رافیہ میں بطلموس چہارم نے انطیوخس اعظم کو شکست دی، اور بطلموس نے سترہ برس تک حکمرانی کی۔ دونوں ڈھائی سو سالہ ادوار میں ایک ممیز سترہ سالہ مدت شامل ہے۔ دونوں کا اختتام ایسے حکمران کی تاریخ پر ہوتا ہے جو 'اعظم' کے لقب سے معروف ہے۔ دونوں ڈھائی سو سالہ ادوار ایک قائم شدہ نبوتی سنگِ میل سے شروع ہوتے ہیں اور ایک قائم شدہ نبوتی سنگِ میل پر ختم ہوتے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا آغاز 4 جولائی 1776 کو ہوا اور ڈھائی سو برس بعد 4 جولائی 2026 آتا ہے، جب ڈونلڈ ٹرمپ، جو امریکہ کو "عظیم" بنانے کے خواہاں کے طور پر معروف ہے، ان ڈھائی سو برسوں کی تقریبات منانے جا رہا ہے۔ سن 2026 بھی، جس طرح 457 قبل مسیح سے شمار کیے گئے ڈھائی سو برس، رافیا اور پانیوم کی جدید جنگوں کی تاریخ کے وسط میں آ کر اختتام پذیر ہوتا ہے، جنہیں بالترتیب یوکرینی جنگ اور تیسری عالمی جنگ کہا جاتا ہے۔ جنوبی بادشاہ کی حکمرانی، پہلے اتوار کے قانون کا دور، اور رافیا کی جنگ سے پانیوم تک کا عرصہ، سترہ سترہ برس کے تین ادوار فراہم کرتے ہیں جو سب ایک ہی نبوتی تاریخ کے ساتھ مربوط ہیں۔ ڈھائی سو برس کے تین ادوار ایک ہی نبوتی تواریخ میں ایک ساتھ وارد ہوتے ہیں۔ ڈھائی سو برس کے یہ تین ادوار نبوتی صداقت کی تین لکیریں قائم کرتے ہیں، ایسی تاریخ کے ساتھ جو ڈونلڈ ٹرمپ سے وابستہ ہے، جسے یا تو قسطنطین اعظم یا انطیوخس اعظم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

دو سو پچاس برس کے تین خطوطِ زمانی آخری ایام کی تین مختلف، لیکن باہم تکمیلی، تمثیلات پیش کرتے ہیں۔ نیرو کا خطِ زمانی اُس سمجھوتے کی سترہ سالہ تاریخ کی نشاندہی کرتا ہے جو درندہ کی شبیہ کی تشکیل کی نبوتی خصوصیات پر بدرجہ کمال دلالت کرتی ہے۔

"خداوند نے مجھ پر واضح طور پر ظاہر کیا ہے کہ حیوان کی صورت مہلت آزمائش کے بند ہونے سے پہلے قائم کی جائے گی؛ کیونکہ یہی خدا کے لوگوں کے لیے وہ عظیم امتحان ہوگا جس کے ذریعے اُن کی ابدی تقدیر کا فیصلہ کیا جائے گا۔ تمہارا مؤقف اس قدر تضادات کا گورکھ دھندا ہے کہ بہت ہی کم لوگ دھوکا کھائیں گے۔"

"مکاشفہ 13 میں یہ مضمون صاف طور پر پیش کیا گیا ہے؛ [مکاشفہ 13:11-17، نقل قول]۔"

"یہ وہ آزمائش ہے جس سے خدا کے لوگوں کو مہر کیے جانے سے پہلے گزرنا لازم ہے۔ وہ سب جنہوں نے خدا کی شریعت پر عمل کرنے اور ایک جعلی سبت کو قبول کرنے سے انکار کرنے کے ذریعے اپنی وفاداری خدا کے لیے ثابت کی، خداوند خدا بہوواہ کے علم تلے شمار کیے جائیں گے، اور زندہ خدا کی مہر حاصل کریں گے۔ اور جو آسمانی اصل کی سچائی کو چھوڑ دیں اور اتوار کے سبت کو قبول کر لیں، وہ حیوان کا نشان حاصل کریں گے۔" Manuscript Releases, volume 15, 15.

حیوان کی شبیہ کلیسیا اور ریاست کا وہ امتزاج ہے جس میں اس باہمی تعلق پر حاکمیت کلیسیا کی ہوتی ہے۔ بت پرستی کو مسیحیت کے ساتھ یکجا کرنے کی کوشش میں قسطنطین کا سمجھوتہ آخری ایام کے ایسے سمجھوتے کی ایک کلاسیکی مثال ہے۔

"ریاستہائے متحدہ میں اس وقت جو تحریکیں کلیسیا کے اداروں اور رسوم کے لیے ریاست کی حمایت حاصل کرنے کی غرض سے جاری ہیں، اُن میں پروٹسٹنٹ پاپائیوں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، وہ پاپائیت کے لیے یہ دروازہ کھول رہے ہیں کہ وہ پروٹسٹنٹ امریکہ میں اُس بالادستی کو دوبارہ حاصل کر لے جو اُس نے قدیم دنیا میں کھو دی تھی۔ اور جو بات اس تحریک کو

زیادہ اہمیت بخشتی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ اس کا بنیادی مقصود اتوار کی پابندی کو نافذ کرنا ہے—ایک ایسا رواج جس کا آغاز روم سے ہوا، اور جسے وہ اپنے اختیار کی علامت قرار دیتی ہے۔ یہ پاپائیت کی روح ہے—دنیاوی رسوم کے ساتھ موافقت کی روح، خدا کے احکام سے بڑھ کر انسانی روایات کی تعظیم—جو پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں سرایت کر رہی ہے اور انہیں اسی اتوار کی تعظیم کے کام کو انجام دینے کی طرف لے جا رہی ہے جو پاپائیت ان سے پہلے کر چکی ہے۔"

"اگر قاری اس قریب الوقوع نزاع میں کام میں لائی جانے والی قوتوں کو سمجھنا چاہے، تو اسے صرف ان ذرائع کے ریکارڈ کا سراغ لگانا ہے جنہیں روم نے گزشتہ زمانوں میں اسی مقصد کے لیے استعمال کیا تھا۔ اگر وہ یہ جاننا چاہے کہ پاپائیوں اور پروٹسٹنٹوں کا اتحاد ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا جو ان کے عقائد کو رد کرتے ہیں، تو وہ اس روح کو دیکھ لے جو روم نے سبت اور اس کے مدافعوں کے خلاف ظاہر کی تھی۔"

شاہی فرامین، عمومی کلیسیائی مجالس، اور کلیسیا کے وہ احکام جنہیں دنیوی اقتدار کی پشت پناہی حاصل تھی، یہ وہ مراحل تھے جن کے ذریعے بت پرستانہ تہوار نے مسیحی دنیا میں اپنی معزز حیثیت حاصل کی۔ اتوار کی پاسداری نافذ کرنے والا پہلا سرکاری اقدام قسطنطین کے وضع کردہ قانون کی صورت میں تھا۔ (۳۲۱ عیسوی) اس فرمان نے شہری باشندگان کو 'آفتاب کے قابل تعظیم دن' پر آرام کرنے کا پابند کیا، مگر دیہات کے باشندگان کو اپنے زرعی مشاغل جاری رکھنے کی اجازت دی۔ اگرچہ وہ عملاً ایک مشرکانہ قانون تھا، تاہم شہنشاہ نے مسیحیت کی برائے نام قبولیت کے بعد اسے نافذ کیا۔ دی گریٹ کنٹروورسی، 574۔

وہ سمجھوتے کی تدریجی پیش رفت جس نے اتوار کے قانون تک پہنچایا، اور جو دوبارہ بھی اسی قانون تک لے جائے گی، سنہ 313 تا 330 کے سترہ برسوں کے عرصے سے نمایاں کی گئی ہے۔ سنہ 321 کا پہلا اتوار کا قانون اس تاریخ کا وسطانی سنگ میل ہے۔ ابتدا میں مشرق و مغرب کا نکاح تھا، اور انجام پر مشرق و مغرب کی طلاق۔ پہلا اتوار کا قانون ایک درمیانی سنگ میل ہے جو بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے، جس طرح عبرانی حروف تہجی کا تیرہواں حرف، جب اس سے پہلے پہلا حرف اور اس کے بعد بائیسواں اور آخری حرف آئے، تو عبرانی میں "سچائی" کا لفظ بنتا ہے۔ ابتدا میں نکاح اور انتہا میں طلاق اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ حرف الفاء حرف اومیگا کے ساتھ موافقت میں ہے۔ نیرون سے شروع ہونے والا دو سو پچاس برس کا دور مسیح کے دستخط کا حامل ہے، اور یہ ایام آخرہ میں موجودہ سچائی کے ایک موضوع سے کلام کرتا ہے۔

وہ 250 سالہ دور جو 457 قبل مسیح سے آغاز پاتا ہے، مملکتی سیاست پر زور دیتا ہے؛ اس کی نمائندگی انطيوخس اعظم کرتا ہے، جو رافیا سے پانیوم تک کے سترہ سالہ عرصے میں جلوہ گرے۔ ہم اسے مملکتی سیاست سمجھتے ہیں، کیونکہ 457 قبل مسیح میں 2,300 برس کی ایک نبوت بھی شروع ہوئی تھی۔ یہ 2,300 برس ایک داخلی خط نبوت ہے جو خدا کے کام نجات کو بیان کرتا ہے، اور یہ کلیسائی سیاست کی ایک علامت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ نیرون سے شروع ہونے والے 250 سالہ دور کے برعکس، 457 قبل مسیح سے شروع ہونے والا دور اس آخری امریکی صدر کے سیاسی کردار کو مخاطب کرتا ہے جو پہلے امریکہ اور پھر دنیا کو عظیم بنانے کی سعی میں ہے، جبکہ وہ کیتھولک کے غلط تصور سنہری عہد ہزار سالہ امن کو فروغ دیتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکا کے ڈھائی سو برس — جو مکاشفہ تیرہ کا زمین سے نکلنے والا حیوان ہے — کتاب مقدس کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے انجام کی نشاندہی کرتے ہیں، جو وہیں ختم ہوتی ہے جہاں سے شروع ہوئی تھی، یعنی جنگ کے عین بیچ میں۔ تاریخ کے فاتحین ہی اس تاریخی ریکارڈ کی تعیین کرتے ہیں جو محفوظ رہتا ہے۔ اژدہا کی قوت سے تقویت پانے والے عالمگیریت پسند ڈیموکریٹس موجودہ ابتری کو انقلاب قرار دیتے ہیں، اور محض گفتار کے حامل مگرے عمل ریپبلکن اسی موجودہ صورت حال کو خانہ جنگی سمجھتے ہیں۔ ڈیموکریٹس کتاب مقدس کی نبوت کے اژدہا کے نمائندے ہیں،

اور ریپبلکن مرتد پروٹسٹنٹ کے طور پر پیش کیے گئے ہیں؛ یا یوحنا کی اصطلاح میں، مکاشفہ سولہ کے مطابق، وہ جھوٹا نبی ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ کا آغاز ایک انقلابی جنگ سے ہوا اور اس کا اختتام بھی ایک انقلابی جنگ پر ہوتا ہے۔ ریپبلکن جماعت کی ابتدا ایک خانہ جنگی میں ہوئی اور ان کا انجام بھی ایک خانہ جنگی پر ہوتا ہے۔ ریپبلکن اُس کو خانہ جنگی کے طور پر دیکھتے ہیں جسے ڈیموکریٹس انقلاب کہتے ہیں۔

ٹرمپ، بطور آخری ریپبلکن صدر، پہلے ریپبلکن صدر کے نبوی اوصاف کا حامل ہے؛ وہ پہلا صدر خانہ جنگی کی بیرونی تاریخ میں وارد ہوا تھا۔ لنکن کی وہ بیرونی خانہ جنگی یسعیاہ کی نبوت (باب سات، آیت آٹھ) کی داخلی تاریخ بھی تھی، جو 1863 میں اختتام پذیر ہوئی، وہی سال جب غلاموں کی آزادی کا اعلامیہ جاری ہوا۔ دو جماعتوں کے درمیان امتیاز ایک اولی اور اساسی نبوی اصول ہے۔ اس کی ابتدا قابیل اور ہابیل سے ہوئی، جن کی مسیح کے زمانے میں نمائندگی صدوقیوں اور فریسیوں نے کی، قابیل کے دو طبقے جو ایک ہابیل کو قتل کرنے والے تھے۔

فریسی اور صدوقی اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے وجوہ اگرچہ مختلف تھیں، مگر اپنے مسیحا کو مصلوب کرنے پر بہر حال اتفاق کیا۔ فریسی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ شریعت کی پاسداری کرتے ہیں، مگر ایسا نہیں کرتے تھے، بالکل ریپبلکن کی طرح۔ فریسی اصل الہامی شریعت کی حمایت کا دعویٰ کرتے تھے، مگر شریعت کی تعبیر اپنی ہی متعصبانہ منطق کے ذریعے کرتے تھے۔ فریسیوں کے لیے جو اصل شریعت تھی، ریپبلکن کے لیے اسی کے ہم پلہ آئین ہے—وہی آئین جس کی حمایت کا وہ دعویٰ کرتے ہیں، مگر کرتے نہیں۔ صدوقیوں نے خدا کی قدرت کا انکار کیا، اور اگرچہ وہ فریسیوں کی نسبت ایک چھوٹا فرقہ تھے، تاہم مسیح کے زمانے میں یہودیہ کے مذہبی و سیاسی منظر نامے پر صدوقیوں کا تسلط تھا۔ ڈیموکریٹ ریپبلکن کے مقابلے میں ایک چھوٹا فرقہ ہیں، اتنے چھوٹے کہ اقتدار میں رہنے کے لیے انہیں دھوکہ دہی کرنا پڑتی ہے؛ پھر بھی وہ اقتدار میں رہتے ہیں، کیونکہ ان کے مخالفین، جو سب کے لیے مساوی انصاف کی پاسداری کا دعویٰ کرتے ہیں، اُس قانون کے اُن اصولوں کو نافذ کرنے کے لیے کچھ نہیں کرتے جن کی پاسداری کا وہ خود دعویٰ کرتے ہیں۔

آفتاب کے نیچے کچھ بھی نیا نہیں، اور ریاست ہائے متحدہ کی دونوں سیاسی جماعتیں نبوی منظر نامے کا اسی قدر حصہ ہیں جیسے فریسی اور صدوقی تھے۔ یقیناً اسی نبوی سلسلے میں اور بھی بہت سی مماثلتیں موجود ہیں، مگر جب آپ ان دو نامقدس قوتوں کے باہمی نبوی تعلق کو دیکھتے ہیں—جو اگرچہ باہمی حریف ہیں، مگر قداست کے خلاف متحد ہو جاتی ہیں—تب بطلموس اور عزیاہ آپ کو درست نور میں نظر آتے ہیں۔ دونوں جنوپی بادشاہوں نے اسی ہیکل میں قربانی گزارنے کی کوشش کی، لیکن بطلموس، جو مصر سے ہے، قوت اڑدہا کی نمائندگی کرتا ہے—ڈیموکریٹس۔ عزیاہ، بطور بادشاہ یہوداہ، ارض جلال کا قائد ہے، جو پروٹسٹنٹ مرتدہ، یعنی جھوٹا نبی—ریپبلکنز—ہے۔

اڑدہا اور نبی کاذب کے باہمی تعلق کی کلاسیکی نمائندگی کوہ کرمل پر ملتی ہے۔ اسی پہاڑ پر، اخاب نے اڑدہا کی نمائندگی کی، اور ایزابل کے بعل اور عشتاروت کے نبی اُن انبیائے کاذب کی نمائندگی کرتے تھے جو ایلیاہ کے مقابل کھڑے ہوئے تھے۔ وہ حیوان، یعنی ایزابل، اب بھی سامریہ میں پس پردہ تھا۔ اڑدہا کا نبی کاذب کے ساتھ اتحاد، صلیب پر مشرکانہ روم اور یہودیوں کے اتحاد سے بھی ممثل ہوا؛ اور اسی طرح اتوار کے قانون کے وقت ڈیموکریٹس اور ریپبلکنز کا اتحاد واقع ہوگا۔ زمین کے حیوان کے ریپبلکن سینگ کے اندر متحد قوت کے عناصر کی نمائندگی ڈیموکریٹس اور ریپبلکنز کرتے ہیں۔ یہ دونوں نامقدس سیاسی قوتیں قابیل سے ممثل ہیں، اور ہابیل کی نسل بھی دوگانہ تقسیم رکھتی ہے۔

ایبل کی نسل، جو قابیل کی بیرونی نسل کے مقابل اندرونی نسل ہے، اس کی نمائندگی کنواریوں کی دو جماعتیں کرتی ہیں۔ زمین کے حیوان (جو ریاست ہائے متحدہ ہے) کے پروٹسٹنٹ سینگ کی پیش رفت کی نمائندگی مذہبی تطہیروں کے ایک سلسلے سے ہوتی ہے، جس کا آغاز 1798 میں کلیسیائے ساردس

سے ہوا، جب ریاست ہائے متحدہ کتاب مقدس کی نبوت کے مطابق چھٹی مملکت بنا۔ ساردس ایک ایسی کلیسیا تھی جس کا نام تو یہ تھا کہ وہ زندہ ہے، مگر وہ مردہ تھی۔ 1798 تک وہ پروٹسٹنٹ فرقہ جو پاپائی کلیسیا سے جدا ہو گئے تھے، پہلے ہی روم کی طرف لوٹ رہے تھے۔ مسیحیوں کو پہلی بار انطاکیہ میں مسیحی کہا گیا۔

شاگردوں کو سب سے پہلے انطاکیہ میں مسیحی کہا گیا۔ یہ نام انہیں اس لیے دیا گیا کہ مسیح ان کی منادی، ان کی تعلیم اور ان کی گفتگو کا مرکزی موضوع تھا۔ وہ مسلسل ان واقعات کا ذکر کرتے رہتے تھے جو اُس کی زمینی خدمت کے ایام میں پیش آئے تھے، جب اُس کے شاگرد اُس کی ذاتی حضوری سے فیضیاب ہوتے تھے۔ اُس کے تھکے وہ اُس کی تعلیمات اور اُس کے شفا بخش معجزات پر گفتگو کرتے رہتے تھے۔ کانپتے ہوئے ہونٹوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ وہ باغ میں اُس کے کرب، اُس کی خیانت، مقدمہ اور سزائے موت کا ذکر کرتے تھے؛ اُس حلم و انکساری کا جس کے ساتھ اُس نے اپنے دشمنوں کی طرف سے ڈالی گئی تحقیر اور اذیت کو سہا؛ اور اُس خدایانہ شفقت کا جس کے ساتھ اُس نے اپنے ستانے والوں کے لیے دعا کی۔ اُس کا جی اٹھنا اور عروج پانا، اور گرے ہوئے انسان کے لیے آسمان پر بطور شفیع اُس کی خدمت، یہ وہ موضوعات تھے جن پر گفتگو کرنے میں انہیں خوشی محسوس ہوتی تھی۔ بجا تھا کہ غیر قومیں انہیں مسیحی کہیں، کیونکہ وہ مسیح کی منادی کرتے اور اپنی دعائیں اسی کے وسیلے سے خدا کے حضور پیش کرتے تھے۔

انہیں مسیحی نام خدا ہی نے دیا تھا۔ یہ ایک شاہانہ نام ہے، جو اُن سب کو دیا جاتا ہے جو مسیح سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اسی نام کے بارے میں بعد میں یعقوب نے لکھا، "کیا دولت مند تم پر ظلم نہیں کرتے، اور تمہیں عدالتوں میں نہیں گھسیٹتے؟ کیا وہ اس معزز نام کی بدگوئی نہیں کرتے جس سے تم کہلاتے ہو؟" یعقوب 2:6، 7۔ اور پطرس نے اعلان کیا، "اگر کوئی مسیحی ہونے کے سبب دکھ اٹھائے تو وہ شرمندہ نہ ہو؛ بلکہ اس امر میں خدا کی تمجید کرے۔" "اگر تم مسیح کے نام کی خاطر ملامت کیے جاؤ تو تم مبارک ہو؛ کیونکہ جلال کی اور خدا کی روح تم پر ٹھہرتی ہے۔" 1 پطرس 4:16، 14۔ اعمال رسولوں، 157۔

افسس کی کلیسیا کو "مسیحی" کا نام دیا گیا، جس کے نتیجے میں سمیرنا کی ستائی ہوئی کلیسیا کا دور آیا؛ اور اس کے بعد پرگامس کی تاریخ میں سمجھوتے کی کلیسیا آئی۔ جب پاپائیت تخت پر متمکن ہوئی تو ایک امتیاز قائم ہوا جس نے خدا کی سچی کلیسیا کی شناخت "بیابان کی کلیسیا" کے طور پر کر دی۔ رومی کلیسیا تھیاتیرہ تھی۔ بارہ سو ساٹھ برس کے بیابانی دور کے اختتام پر پروٹسٹنٹ ازم کی کلیسیا نمودار ہوئی، اور اُس وقت سے آگے پروٹسٹنٹ سینگ کی نمائندگی الہی سلسلہ آزمائش و تطہیر سے کی جاتی ہے۔

پروٹسٹنٹ کا آغاز اُس وقت ہوا جب مارٹن لوتھر نے سن 1517 میں اپنے پچانوے مقالے دروازے پر کیل سے ٹانک دیے، اور "23 برس بعد سن 1540 میں یسوعی انجمن قائم ہوئی۔ سن 2013 میں حقوق کی تختیوں کی پچانویں اور آخری پیشکش دروازے پر کیل سے ٹانکی گئی، اور 13 مارچ 2013 کو پہلا یسوعی پوپ منصب پاپائیت سنبھالا۔ اسی تاریخی سلسلے میں مارٹن لوتھر کو پوپ لیونے کلیسیا سے خارج کر دیا تھا۔ اب خود اندازہ کیجیے...

1798 میں ساردس کی کلیسیا نے اس نام پر قائم رہنے کا دعویٰ کیا کہ وہ "پروٹسٹنٹ" ہے، مگر روم کی طرف لوٹ کر وہ اپنے نام کی پاسداری میں پہلے ہی ناکام ہو رہے تھے۔ جب 1844 میں ملرائیٹ ایڈونٹ ازم نے پروٹسٹنٹ ازم کی مشعل سنبھالی، تو انہوں نے اسرائیل کے پہلے بادشاہ یربعام کے خلاف ایک توییح کی نمائندگی کی—اسرائیل، ایک ایسی قوم جو قبیلہ یہوداہ کی خونی قربت رکھتی تھی، اور خدا نے اپنا پیکل اسی یہوداہ میں رکھا تھا۔ یربعام نے ایک جعلی متبادل قائم کیا، اُس دین پر مبنی جو اُس کی قوم کی سابقہ غلامی کی نمائندگی کرتا تھا۔ اُس نے ہارون کی اُس بنیادی بغاوت کو دہرایا جس میں ایک حیوان کی صورت کی مورت قائم کی گئی تھی، اور یہ سب اس کہانی سے وابستہ

تمام نبوی معنویت کا حامل تھا۔ لیکن اُس کی افتتاحی عبادت کے موقع پر، ملرائٹ ایڈونٹ ازم نے اس بات پر اُسے ملامت کی کہ وہ سچی عبادت کو اُس مقدس کی طرف، جہاں خدا سکونت کرتا ہے، برابر مبدول رکھنے پر آمادہ نہ تھا۔ یربعام چاہتا تھا کہ عبادت کی توجہ بیت ایل اور دان میں مرکوز رہے؛ یہ اُن ساردس والوں کی نمائندگی تھی جنہوں نے 1844 میں مسیح کی پیروی کرتے ہوئے قدس الاقداس میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

ملرائٹ ایڈونٹ ازم نے روم کے مذہب کی طرف لوٹنے کو اختیار کیا، اور اُنہی لوگوں کے عقائدی دلائل اپنا لیے جو ملر کے پیغام کے انکار کے باعث جھوٹے نبی ثابت ہو چکے تھے؛ اور اپنے 'سات زمانوں' کے نبوتی پیغام کے انکار کو جائز ٹھہرانے کے لیے اُنہی کو اپنے الہیاتی مقتدا بنا لیا۔ ملرائٹ ایڈونٹ ازم نے بھی، نافرمان نبی کی مانند، خدا کی ہدایت کی پیروی کرنے کے بجائے اپنی ہی راہ اختیار کی۔ تاریخ نبوت میں پروٹسٹنٹ اصلاح مذہب سے لے کر آگے تک عاقل اور احمق کنواریوں کی تمام آزمائشوں اور چھانٹنیوں میں احمقوں کا جو راستہ منتخب ہوتا ہے، وہ وہی راستہ ہے جو تمہیں اُس سرزمین کی پرستش کی طرف واپس لے جاتا ہے جس سے تم چھڑائے گئے تھے؛ اور جیسا کہ کہا جاتا ہے، "تمام راستے روم ہی کو جاتے ہیں۔" سوائے یرمیاہ کی قدیم راہوں کے۔

پروٹسٹنٹ اصلاح مذہب کی تمثیل موسیٰ کے مصر واپس جانے میں تھی، تاکہ وہ خدا کی قوم کو ارض موعود کی طرف لے جائے۔ جب وہ اسیری کی سرزمین سے نکل آئے تو خدا نے اپنی برگزیدہ قوم کو اپنی شریعت دینے کا ارادہ فرمایا۔ موسیٰ اور پروٹسٹنٹ اصلاح مذہب کے اس سلسلے کے مطابق، ربائی کے فوراً بعد بغاوت ظاہر ہوئی۔ خدا نے ساردس کو آزما یا—ایک ایسی جماعت جو اپنے پاس زندہ کہلانے کا نام رکھتی تھی، مگر ولیم ملر کے پیغام کے زمانے تک مردہ تھی۔ 1844 میں دو چھانٹیاں ہوئیں؛ پہلی ساردس کی کلیسیا کی چھانٹی تھی، جو اپنے آپ کو پروٹسٹنٹ ہونے کا دعویٰ کرتی تھی مگر مردہ ثابت ہوئی؛ اور پھر اسی سال ملرائٹیوں کی بھی چھانٹی ہوئی، جو دس کنواریوں کی تمثیل کی تکمیل تھی۔

ڈیموکریٹس اور ریپبلکنز دو سیاسی طبقات کی نمائندگی کرتے ہیں جو مل کر مکاشفہ باب تیرہ کے زمینی درندے پر موجود جمہوریت والے سینگ کی تشکیل کرتے ہیں۔ عاقل اور جاہل کنواریاں دو مذہبی طبقات ہیں جو مل کر زمینی درندے پر موجود پروٹسٹنٹ والے سینگ کی تشکیل کرتی ہیں۔ عاقل کنواریاں اُس پہلے نام کی حامل ہیں جو انطاکیہ میں دیا گیا تھا۔ عاقل کنواریاں مسیحی ہیں، مگر وہ فلاڈیلفیائی بھی ہیں جنہیں نام پانے کا وعدہ حاصل ہے۔

جو غالب آئے، میں اُسے اپنے خدا کے ہیکل میں ایک ستون بناؤں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہ جائے گا؛ اور میں اُس پر اپنے خدا کا نام، اور اپنے خدا کے شہر کا نام، یعنی نیا یروشلیم، جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے اترتا ہے، لکھوں گا؛ اور میں اُس پر اپنا نیا نام لکھوں گا۔ مکاشفہ 3:12

پہلی بار جب خدا نے اپنے لوگوں کا نام مسیحی رکھا وہ انطاکیہ میں تھا، اور وہ تاریخ جس میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی لاوڈیکیائی تحریک ایک لاکھ چوالیس ہزار کی فلاڈیلفیائی تحریک میں تبدیل ہو جاتی ہے، وہی انطیوخس اعظم کی تاریخ بھی ہے، جس کے نام پر شہر انطاکیہ رکھا گیا، اور جس کی نمائندگی رافیا اور پانیوم کی لڑائیوں کے درمیان ڈھائی سو برس پر مشتمل ایک عرصے کے اختتام پر ہوتی ہے۔

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔